سکولز، کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء کی حضور انور کے ساتھ نشست

آج شیڈول کے مطابق سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ طاہر ہال میں تشریف لے آئے جہاں اس پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم سیّد اویس احمد صاحب نے پیش کی۔ بعد ازاں یوسف Dosu صاحب نے اس کا انگلش ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم فہیم یونس قریشی صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم یو ایس اے نے اس پروگرام کا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں ہدایت دی تھی کہ سکول اور کالج جانے والے طلباء اور طالبات کا Data مکمل کیا جائے۔ نیز اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ اعلیٰ تعلیم کے حصول میں کیا روکیں ہیں۔ حضور انور نے ہدایت دی تھی کہ ہر احمدی طالب علم کو کم از کم 12th Grade تک تعلیم حاصل کرنی چاہیے اور ہمارے احمدی طلباء کا ٹارگٹ Nobel Prize ہونا چاہیے۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت West Coast یعنی امریکہ کے مغربی حصّہ کی جماعتوں میں احمدی طلباء کی تعداد 163 ہے اور طالبات کی تعداد 243 ہے۔ 163 طلباء میں سے اس وقت 94 طلباء ہائی سکول سے نچلے لیول میں زیر تعلیم ہیں۔ 32 طلباء ہائی سکول میں ہیں اور 19 طلباء Bachelor کی ڈگری حاصل کر رہے ہیں۔ دس طلباء Associate Degree اور چار طلباء ماسٹرز کر رہے ہیں۔ جب کہ تین طلباء ڈاکٹر بن رہے ہیں اور ایک طالب علم پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ اور آج اس پروگرام میں کل 126 طلباء شامل ہیں۔

سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ اس وقت Post 12th Grade میں جو طلباء ہیں۔ ان میں سے پانچ پی ایچ ڈی کے پروگرام میں ہیں، چار میڈیکل ڈاکٹر اور دو ڈاکٹر آف لاء اور 18 کا Master کی ڈگری کا پروگرام ہے، جب کہ 13 کا Pre-Medical اور گیارہ کا Engineering کا پروگرام ہے۔

زبانوں کے جاننے کے لحاظ سے 147 طلباء اردو زبان جانتے ہیں، 24 طلباء سپینش زبان، پانچ طلباء فرنچ زبان جب کہ دو طالب علم چائنیز زبان اور ایک طالب علم Yoruba زبان جانتے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم صاحب کے اس ایڈریس کے بعد Ph.D کرنے والے تین طلباء نے اپنے اپنے مضامین پر Presentations دیں اور ریسرچ پیش کی۔

❁ سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر ارمان بٹ صاحب نے اپنے Ph.D کی ریسرچ کے مقالہ کے بارہ میں بتایا کہ ان کی ریسرچ کا مقصد انسانی جسم میں مصنوعی آلات مثلاً جوڑوں کے Arthritis کے لئے جو Prosthesis یعنی مصنوعی جوڑ ڈالے جاتے ہیں یا اسی طرح Dental Implant نصب کئے جاتے ہیں ان کو جسم کے اندر جوڑوں میں نصب کرنے کے بعد Loosing، Dislocation اور Infection وغیرہ سے بچانا ہے۔ اس کے لئے وہ ان آلات کی Outer Surface یعنی بیرونی تہ کو زنگ آلود ہونے سے بچانے پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ دانتوں کی اس سرجری کے خرچ کا اندازہ گیارہ ہزار ڈالر سے لے کر ایک لاکھ تیس ہزار ڈالر تک ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تو بڑا مہنگا علاج ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر محمد البراقی صاحب نے شہد کی مکھی کے حوالہ سے اس مضمون پر اپنی ریسرچ پیش کی کہ کیڑے مار ادویات اور مختلف Viruses کس طرح شہد کی مکھی کی بقا، اس کی زندگی اور اس کے کام پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ کیڑے مارنے والے کیمیا اور ادویات ہے Fungic مارنے کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور سبزے کے مارنے والے کیڑوں کا Pollen میں پایا جانا شہد کی مکھی کے نقل و حرکت کی تعیین کرتا ہے۔

سیاہ رنگ کی مکھی کے خلیوں میں جو Virus پایا جاتا ہے وہ سردی میں زیادہ بنتا ہے اور "Deformed Wing Virus" ہر موسم میں پایا جاتا ہے۔

کیڑے مارنے والے کیمیاوی اجزاء اور Virus کے ملاپ سے مکھیوں کی آبادی کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس سوال پر کہ کیا یہ بات درست ہے کہ اگر ایک شہد کی مکھی مرجائے تو باقی تمام کارکن مکھیاں اس کو چھتہ سے باہر نکال دیتی ہیں؟

اس پر موصوف نے بتایا کہ ہماری ریسرچ کے مطابق یہ بات بالکل درست ہے شہد کی مکھی بہت صاف ستھری رہتی ہے اور کسی قسم کی گندگی چھتہ میں برداشت نہیں کرتی۔ چھتہ کے اندر ایک بڑی اعلیٰ تنظیم ہے۔ اس لئے اگر کوئی مکھی مرجائے تو دوسری مکھیاں اس کو چھتہ سے نکال باہر پھینکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: شہد کی مکھیوں کا تحقیقی عمل گرم علاقوں میں نسبتاً آسان ہوتا ہے اگر یہاں پر مکھیوں کی افزائش کی جائے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ بالکل ایسے ہی ہے۔ جس قدر زیادہ پھول ہوں گے اور جتنے زیادہ پھولوں کے ادوار ہوں گے اسی قدر شہد کی مکھیاں ترقی کریں گی اور ان کی آبادی بھی بڑھے گی۔ مکھیوں کی افزائش نسبتاً گرم موسم میں، ان سبزہ زاروں میں بڑی عمدگی سے ترقی کرتی ہے۔ گرم علاقوں میں ایک متوازن آب و ہوا سب سے موزوں ماحول ہے، جس میں ترقی سب سے اچھی ہوتی ہے۔ مقامی ماحول کی اچھی مکھیاں افزائش نسل کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس بارہ میں آپ کی ریسرچ کیا کہتی ہے کہ اگر چھتے میں شہد کا سٹاک کم ہو جائے تو کیا وہ کالونی کی زندگی کے لئے خطرہ بن سکتا ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کی کہ اگر شہد کی مقدار کم ہو جائے اور زیادہ مقدار میں شہد نکال لیا جائے تو سردیوں میں ان Colonies کے لئے خطرہ ہو سکتا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ شہد کی مکھیاں نشے میں مدہوش ہو جائیں تو وہ باقی کالونی کی دوسری مکھیوں کی فاصلے اور سمت کے لحاظ سے غلط نشاندہی کر سکتی ہیں۔ اس طرح غلط نشاندہی کی وجہ سے مکھیاں اپنے ہدف پر نہیں پہنچ پائیں گی۔

Pollen کے حوالہ سے ایک سوال پر موصوف نے عرض کیا کہ Pollen شہد کی مکھی کی غذا ہے۔ اس سے وہ ننھی مکھیوں کے لئے روٹی بناتی ہے جو ان کے لئے بطور غذا کے کام آتی ہے۔

موصوف نے بتایا کہ اس بات پر بھی ریسرچ ہو رہی ہے کہ سیٹلائٹ اور موبائل فون وغیرہ کی Rays بھی شہد کی مکھیوں کی ڈائریکشن اور سگنل کو خراب کرتی ہیں جس کی وجہ سے یہ اپنا راستہ اور سمت کھو دیتی ہیں۔

❁ بعد ازاں مکرم مظفر احمد ظفر صاحب نے درج ذیل عنوان کے حوالہ سے اپنی ریسرچ پیش کی اور کام کے بارہ میں بتایا:

Quantitative Approach To Study Hidden Forces That Impact Orgizational Learning

موصوف نے بتایا کہ ہم اس بات پر ریسرچ کر رہے ہیں کہ مختلف آرگنائزیشن کیوں کامیاب نہیں ہوتیں؟ ان کی ترقی کا لیول کیوں آگے نہیں بڑھتا؟ وہ کون سی مخفی چیز ہے جو ان کی ترقی کی راہ میں حائل ہے۔ ان کی کامیابی کو کیسے بڑھایا جا سکتا ہے؟

موصوف نے بتایا کہ اس تحقیق کے تین ادوار ہیں۔

پہلے Phase میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس بنیادی وجہ کو معین کریں جو کامیابی میں روک بن رہی ہے۔ ایک بات جو ہمارے سامنے ہے وہ یہ ہے کہ تنظیمی ساخت کے سلسلہ میں کافی ابہام اور وساوس ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عمل اور اقوال میں تضاد نظر آتا ہے۔

دوسرے Phase میں، تنظیم کی وسعت میں تین اجزاء ہیں جن کے توازن سے ترقی کی راہیں استوار ہوتی ہیں۔ یہ اجزاء وہ ہیں جن کے باہم اشتراک سے صحیح خطوط، مزید وسعت اور ترقی کے استوار ہوتے ہیں۔ ان کی شناخت کے لئے انٹرویو اور تبصروں کے سلسلہ پر غور اور تدبّر کی ضرورت ہے۔ یہ انٹرویو تنظیم کے کارکنان سے کئے جاتے ہیں۔

تیسرا Phase وہ ہے جب ان تمام انٹرویو اور تبصروں سے ماخوذ Data کو بغور دیکھا جائے جن سے تنظیم کی تشکیل نو ہو سکتی ہے۔

ان Presentations کے بعد بعض طلباء نے سوالات کئے اور ریسرچ کے حوالہ سے مختلف امور دریافت کئے۔ سوالات کرنے والوں میں مڈل سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء بھی تھے۔ ان کے سوالات کا معیار بہت اچھا تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے خوشی ہے کہ بڑی ذہین جنریشن آ رہی ہے۔

❁ اس پروگرام کے آخر پر ایک طالب علم نے معاشرہ کی برائیوں سے بچنے کے حوالہ سے دریافت کیا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ استغفار کیا کرو اور لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا کرو۔

حضور انور نے فرمایا: سوسائٹی میں اچھی چیزیں بھی ہوتی ہیں لیکن جو بری چیزیں ہیں ان سے بچو۔

❁ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یورپین ممالک میں یورپین سٹوڈنٹ ریسرچ میں نہیں جا رہے۔ ان کا اس طرف کم رجحان ہے اس لئے میں نے احمدی طلباء کو کہا ہے کہ وہ اپنے مختلف مضامین میں ریسرچ میں جائیں اور یہ جو ریسرچ کا خلاء ہے اس کو پر کریں۔ اگر آپ لوگ بھی کسی مضمون میں اچھے ہیں تو اس میں ریسرچ کریں۔

❁ حضور انور نے فرمایا یہاں ان ممالک میں ایشین اور افریقن طلباء کو بہت زیادہ تحقیق اور چھان بین کرنے کے بعد اہم اور حساس اداروں میں ملازمت ملتی ہے۔ آپ ریسرچ ورک میں جائیں اور اپنا نام پیدا کریں تو پھر آگے بڑھنے کے مواقع بہت زیادہ ہوں گے۔

مڈل سکول کے ایک طالب علم نے اپنی کسی تکلیف کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مدد کرے۔ حضور انور نے فرمایا ناامید نہیں ہونا، اپنی پڑھائی مکمل کرو، پورے عزم کے ساتھ تعلیم جاری رکھو۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔

طلباء کا حضور انور کے ساتھ یہ پروگرام چھ بج کر 55 منٹ تک جاری رہا۔